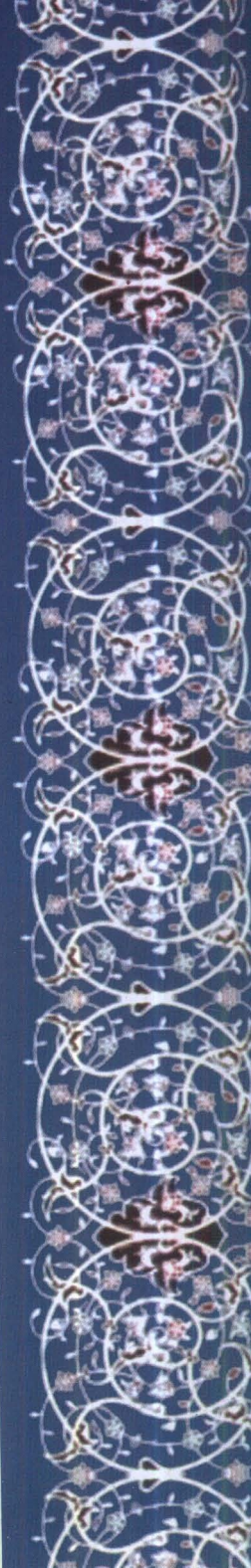


www.KitaboSunnat.com

صفر کا مہینہ

اور

بدشگونی



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب

← عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

← مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload)

کی جاتی ہیں۔

← دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

← کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

← ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

← نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

صفر کا مہینہ اور بدشگونی

نام کتاب	-----	صفر کا مہینہ اور بدشگونی
تالیف	-----	شعبۂ تحقیق و اشاعت
ناشر	-----	الہدی پبلیکیشنز، اسلام آباد
تاریخ اشاعت	-----	دسمبر 2011
ایڈیشن	-----	سوم
تعداد	-----	تیس ہزار

ملنے کے پتے

اسلام آباد: 7 اے کے بروہی روڈ، H-11/4، اسلام آباد، پاکستان

فون: +92-51-4434615 , +92-51-4436140-3

Email: salesoffice.isb@alhudapk.com

www.alhudapk.com , www.farhathashmi.com

کراچی: 30 اے سندھی مسلم کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی، پاکستان

فون: +92-21-34528548 , +92-21-34528547

PO Box 2256, Keller, TX 762 44

امریکہ:

Ph: (817)-285-9450 (480)-234-8918

Email: alhudaonlinebooks@ymail.com

کینیڈا: 5671 McAdam Rd, Mississauga Ontario, L4Z IN9 Canada

Ph: (905)-624-2030 (647)-869-6679

www.alhudainstitute.ca

الہدی انٹرنیشنل کی اجازت سے آپ اس کتاب کو شائع کر سکتے ہیں۔



اللَّهُمَّ
لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُكَ
وَلَا طَيْرَ إِلَّا طَيْرُكَ
وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

(مسند احمد)

”اے اللہ! تیری دی ہوئی بھلائی کے سوا کوئی بھلائی نہیں

اور تیری قال کے علاوہ کوئی قال نہیں

اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔“



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ابتدائیہ

کتابچہ ”صفر کا مہینہ اور بدشگونی“ ماہِ صفر سے منسوب ہر قسم کے توہمات اور غلط عقائد کی طرف توجہ دلاتا ہے جو معاشرہ میں عام پائے جاتے ہیں اور جنہیں اختیار کر کے انسان نہ صرف دنیا میں بہت سی حلال اور جائز چیزوں کو اپنے لیے حرام کر لیتا ہے بلکہ شرک کی آمیزش کی وجہ سے آخرت کے نقصان کا بھی اندیشہ ہے۔ امید ہے کہ یہ کتابچہ قاری کی سوچ اور شعور کو اس طرح جلا بخشنے گا کہ وہ اپنے ہر نفع و نقصان کا مالک اللہ وَحْدَهُ لَا شَرِیْكَ لَهُ کو سمجھے اور کسی بھی انسان یا چیز کو اس کا سبب نہ سمجھے تاکہ توہم پرستی اور بدشگونی سے بچ سکے۔

نوٹ: یہ کتابچہ ڈاکٹر فرحت ہاشمی صاحبہ کے آڈیو لیکچر سے تدوین و ترتیب دیا گیا ہے۔

الہدیٰ شعبہ تحقیق و اشاعت

15 نومبر، 2010

صفر کا مہینہ اور بدشگونی

صفر قمری کیلنڈر کا دوسرا مہینہ ہے جس کے حوالے سے لوگوں میں بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ ایک طرف اس کے ساتھ بہت سی توہمات اور بدشگونیاں وابستہ کر لی گئی ہیں اور دوسری طرف ان کے خود ساختہ حل بھی تلاش کر لیے گئے مثلاً اس مہینے میں شادی نہ کرنا، چنے اُبال کر محلے میں بانٹنا تاکہ ہماری بلائیں دوسروں کی طرف چلی جائیں، آٹے کی تین سو پینسٹھ گولیاں بنا کر تالابوں میں ڈالنا تاکہ بلائیں ٹل جائیں اور رزق میں ترقی ہو، تین سو گیارہ یا زیادہ بار سورۃ مزمل کا پڑھنا، اس مہینے کو مردوں پر بھاری سمجھنا اور اس کی تیرہ تاریخ کو منحوس سمجھنا جس کو تیرہ تیزی بھی کہا جاتا ہے۔

ان تمام باتوں کی دین میں کوئی حیثیت نہیں کیونکہ ماہ و سال، رات اور دن کے آنے جانے سے ترتیب پاتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا:

وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَاتٍ لِّلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ

فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ (نہی اسرائیل: 12)

”ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا ہے، رات کی نشانی کو ہم نے بنے نور اور دن کی نشانی کو روشن بنایا تاکہ تم

اپنے رب کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم سالوں کی گنتی اور حساب جان سکو۔“

دن کا نکلنا، سورج کا طلوع و غروب ہونا اور رات کا چھا جانا سب اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کیونکہ دنوں سے مل کر ہفتے اور ہفتوں سے مہینے اور سال بنتے ہیں۔ یہی ماہ و سال زمانہ ہیں جس کو برا کہنے سے حدیثِ قدسی میں روکا گیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

يُؤَذِّنِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْأَمْرُ أَقْلَبُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارَ

(صحیح البخاری)

”ابن آدم زمانے کو گالی دے کر مجھے اذیت دیتا ہے حالانکہ زمانہ میں ہوں، میرے ہاتھ میں ہر کام ہے، میں رات اور دن کو الٹ پلٹ کرتا ہوں۔“

قمری کیلنڈر چاند کی بدلتی ہوئی حالتوں کی وجہ سے معرض وجود میں آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يَسْتَلْزَمُونَكَ مِنَ الْأَهْلِةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِئُ لِلنَّاسِ وَالصَّحِجِ (البقرة: 189)

”لوگ آپ سے چاند کے (گھٹنے بڑھنے) بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دیجئے کہ یہ لوگوں اور حج کے لیے اوقات بتانے کا ذریعہ ہے۔“

قمری کیلنڈر حقیقت میں ایک عالمی کیلنڈر ہے۔ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے لیے یہ اہتمام کر دیا ہے کہ وہ آسانی سے تاریخوں کا تعین کر سکے۔ چاند اللہ کے مقرر کردہ ضابطہ کا پابند ہے اس لیے اس کے گھٹنے بڑھنے سے نہ تو کسی کی قسمت پر اثر پڑتا ہے اور نہ ہی کسی خاص مہینے کا چاند نظر آنے سے کسی نحوست کی ابتدا ہوتی ہے اور نہ کسی خوش قسمتی کا آغاز ہوتا ہے۔ انسان کی خوش قسمتی اور بد قسمتی کا انحصار سورج، چاند اور ستاروں کی گردش پر نہیں بلکہ انسان کے اپنے عمل پر ہے۔ کیونکہ ان کی تخلیق کا مقصد تو یہ ہے کہ سالوں کا حساب کیا جاسکے اور عبادت کے اوقات معلوم کرنے میں آسانی ہو۔

مہینوں کی تعداد بھی اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ ہے جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا:

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ (التوبة: 36)

”بے شک مہینوں کی تعداد اللہ کے نزدیک، اللہ کی کتاب میں بارہ مہینے ہے جب سے اس نے آسمانوں

اور زمین کو پیدا کیا۔“

چنانچہ کیلنڈر قمری ہو، شمسی ہو یا بکری، کہیں محرم اور صفر ہیں تو کہیں جنوری اور فروری اور کہیں چیت اور بیساکھ، نام مختلف ہیں لیکن تعداد بارہ ہی ہے۔

صفر وہ مہینہ ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے معمول کی عبادت کے علاوہ نہ کوئی خاص عبادت کی نہ ہمیں اس کا حکم دیا اور نہ ہی کسی خاص بلا سے بچنے کے لیے خبردار کیا۔ توہمات اور شگون جو اس ماہ سے منسوب کئے گئے ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

عربوں کے ہاں اس ماہ سے متعلق جو غلط تصورات پائے جاتے تھے اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ عرب حرمت کی وجہ سے تین ماہ، ذوالقعدة، ذوالحجہ اور محرم میں جنگ و جدل سے باز رہتے اور انتظار کرتے کہ یہ پابندیاں ختم ہوں تو وہ ٹکلیں اور لوٹ مار کریں لہذا صفر شروع ہوتے ہی وہ لوٹ مار، رہزنی اور جنگ و جدل کے ارادے سے جب گھروں سے نکلتے تو ان کے گھر خالی رہ جاتے یوں عربی میں یہ محاورہ صَفَرَ الْمَكَانَ (گھر کا خالی ہونا) معروف ہو گیا۔ صَفَرَ اور صَفَرَ کے معنی ہیں خالی ہونا جیسے صفر کا ہندسہ۔ عربی میں کہتے ہیں۔ بَيْتٌ صَفَرَ مِنَ الْمَتَاعِ (گھر سامان سے خالی ہو گیا)۔ (لسان العرب از ابن منظور: ج: 4، ص: 462-463)

مشہور محدث اور تاریخ دان سخاوی نے اپنی کتاب ”المشهور فی أسماء الأيام والشهور“ میں ماہ صفر کی یہی وجہ تسمیہ لکھی ہے۔ عربوں نے جب دیکھا کہ اس مہینے میں لوگ قتل ہوتے ہیں اور گھر برباد یا خالی ہو جاتے ہیں تو انہوں نے اس سے یہ شگون لیا کہ یہ مہینہ ہمارے لیے منحوس ہے اور گھروں کی بربادی اور ویرانی کی اصل وجہ پر غور نہ کیا، نہ ہی اپنے عمل کی خرابی کا احساس کیا، نہ لڑائی جھگڑے اور جنگ و جدل سے خود کو باز رکھا بلکہ اس مہینے کو ہی منحوس ٹھہرا دیا۔ جبکہ نحوست کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد ہے:

وَسُئِلَ إِنْسَانٌ أَلْزَمَهُ طَيْرُهُ فِي غُنْقِهِ ۖ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنْشُورًا ۝

اِقْرَأْ كِتَابَكَ ۖ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا (ذی اسرائیل: 13-14)

”اور ہر انسان کا شگون ہم نے اسکے گلے میں لٹکا رکھا ہے اور قیامت کے روز ہم ایک کتاب اس کے لیے نکالیں گے جسے وہ کھلا ہو پائے گا۔ پڑھ اپنا نامہ اعمال آج اپنا حساب لگانے کے لیے تو خود ہی کافی ہے۔“

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ انسان کی نحوست کا تعلق اسکے اپنے عمل سے ہے جبکہ عموماً وہ یہ سمجھتا ہے کہ نحوست کہیں باہر سے آتی ہے چنانچہ وہ کبھی کسی انسان کو، کبھی کسی جانور کو، کبھی کسی عدد کو اور کبھی کسی مہینے کو منحوس قرار دینے لگتا ہے۔ عربی میں نحوست کے لیے لفظ طَيْرَة استعمال ہوتا ہے جو طَيْر سے نکلا ہے جس کے معنی پرندے کے ہیں۔

عرب چونکہ پرندے کے اڑانے سے فال لیتے تھے اس لیے طائر بد فالی کے لیے استعمال ہونے لگا یعنی برا شگون (bad omen) لینا۔ اسلام میں کوئی دن، جگہ یا انسان منحوس نہیں بلکہ دراصل وہ انسان کا اپنا طرزِ عمل، رویہ، اخلاق اور طریقہ ہوتا ہے جو اس کے لیے مختلف آزمائشوں کا سبب بن جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ

(النساء: 79)

”کوئی بھلائی جو تمہیں پہنچے تو وہ اللہ کی طرف سے ہے اور کوئی برائی جو تمہیں پہنچے تو وہ

تمہارے نفس کی طرف سے ہے“

ایسا شخص جو برا شگون لیتا رہا اس کے بارے میں آپ نے فرمایا:

مَنْ رَدَّتْهُ الطَّيْرَةُ مِنْ حَاجَةٍ فَقَدْ أَشْرَكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَفَّارَةُ ذَلِكَ قَالَ أَنْ يَقُولَ أَحَدُهُمُ اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُكَ وَلَا طَيْرَ إِلَّا طَيْرُكَ وَلَا إِلَهَ

غَيْرُكَ (مسند احمد)

”جو کسی چیز سے بد فالی پڑ کر اپنے مقصد سے لوٹ آیا اُس نے شرک کیا“ (صحابہ کرام نے) پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ! اس کا کفارہ کیا ہوگا؟ فرمایا: ”وہ کہے اے اللہ! تیری دی ہوئی بھلائی کے سوا کوئی بھلائی نہیں اور تیری فال کے سوا کوئی فال نہیں اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔“

صغیر کا مہینہ اور بدشگونی

مثال کے طور پر ایک شخص گھر سے نکلا، کالی بلی راستہ کاٹ گئی تو اس نے اسے منحوس سمجھا اور گھر واپس آ گیا۔ بظاہر یہ ایک معمولی سی بات ہے مگر حقیقت میں یہ شرک ہے کیونکہ کسی بھی شخص کا نفع یا نقصان بلی کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اپنی لاپرواہی کی وجہ سے کوئی کام خراب ہو جاتا ہے اور شیطان ہمیں سمجھاتا ہے کہ یہ ساری خرابی فلاں شخص کی وجہ سے ہوئی کیونکہ وہ صبح صبح نظر آ گیا تو اب سارا دن خراب ہی گزرے گا اور کوئی کام درست نہیں ہوگا۔ اسی طرح آنکھ پھڑکنے سے خوف زدہ ہو جانا یا ہاتھ میں کھلی ہونے سے امید لگانا بیٹھنا کہ آج مال ملے گا یا جوتے پر جوتا آ گیا تو سفر پیش آئے گا۔ رنگوں سے شگون لینا بھی ہمارے معاشرہ میں عام ہے، مثلاً سیاہ رنگ نہ پہننا کہ بیمار پڑ جائیں گے یا احترام کے منافی ہے کیونکہ خانہ کعبہ کا غلاف کالا ہے، سبز جوتا نہ پہننا کہ بے ادبی ہوگی کیونکہ آپ کی قبر مبارک کے گنبد کا رنگ سبز ہے اس طرح انسان نے خود ساختہ طور پر کچھ چیزیں اپنے لیے نہ صرف حرام کر لیں بلکہ ان کے ساتھ قسمت بھی جوڑ دی۔ یہ سب ایسے دوسے اور توہمات ہیں جن کی حقیقت اس کے سوا کچھ نہیں کہ شیطان انسان کو شرک میں مبتلا کر کے اس کے اعمال ضائع کر داتا ہے۔ یہ توہمات اور بدشگونیاں انسان کو اندر سے کمزور کر دیتی ہیں، اسکے برعکس اللہ کی ذات پر پختہ ایمان اور توکل انسان کو جرأت، بہادری اور اعتماد دیتا ہے، اسے جینے کا ڈھنگ سکھاتا ہے۔ چنانچہ ایسے کسی بھی خیال کو دل سے نکال کر اللہ پر توکل کرتے ہوئے اپنا کام جاری رکھنا چاہیے۔

عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الطَّيْرَةُ شِرْكٌ، الطَّيْرَةُ شِرْكٌ، فَلَا تَأْوَءَ وَمَا مِثْلًا وَلَكِنَّ اللَّهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ

(سنن أبی داؤد)

”بدشگونی شرک ہے، بدشگونی شرک ہے“ تم تن بار کہا اور ہم میں سے کوئی ایسا نہیں مگر (اسے وہم ہو جاتا ہے)

لیکن اللہ تعالیٰ توکل کی وجہ سے اسے دور کر دیتا ہے۔“

اہل کتاب بھی جب دین کی اصل تعلیمات سے دور ہو گئے تو اس طرح کے شگون لینے لگے، جن کا ذکر قرآن مجید میں کیا گیا:

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ

(النساء: 51)

”کیا تم نے نہیں دیکھا ان لوگوں کو جنہیں کتاب کا ایک حصہ دیا گیا وہ جبت اور طاغوت پر ایمان لاتے ہیں۔“

جبت بے حقیقت، بے اصل اور بے فائدہ چیز کو کہتے ہیں۔ اسی طرح شگون کی بھی کوئی اصل بنیاد اور حقیقت نہیں ہے۔ اسلام میں ایسی تمام چیزیں جو جبت کے تحت آتی ہیں جیسے کہانت، قال گیری، شگون اور توہمات، ان سے منع کیا گیا ہے۔ کسی چھوٹی سی تکلیف یا طبیعت کی خرابی پر دوسروں کو مورد الزام ٹھہرانا اور لوگوں کے ساتھ باہمی تعلقات خراب ہونے پر اپنی غلطی اور کوتاہی کا جائزہ لینے کے بجائے یہ خیال کرنا کہ ضرور کسی نے جادو کر دیا ہے یا اس قسم کے دیگر توہمات رکھنا جو پیار و محبت کے رشتوں کو ختم کر دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے انسان کی توجہ اپنے عمل کی درستی اور اصلاح سے ہٹ جاتی ہے۔ نتیجتاً انسان تباہ رہتا ہے اور نفسیاتی مریض بن جاتا ہے۔

کسی بھی غیر معمولی صورتحال میں ہر قسم کے شر سے بچاؤ کے لیے بطور علاج مسنون اذکار اور دعائیں پڑھیں۔ (دعائیں آخری صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:

لَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَلَا هَامَّةَ وَلَا صَفْرَ وَفِرَّ مِنَ الْمَجْدُومِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْأَسَدِ

(صحیح البخاری)

”مرض کا لگ جانا، نحوست، اُلو اور صفر کچھ نہیں اور جذامی سے اس طرح بچو جس طرح شیر سے بچتے ہو۔“

عمومی مشاہدہ بھی یہی ہے کہ کسی کو بیماری لگتی ہے اور کسی کو نہیں لگتی، اگر اصل سبب کوئی انسان یا چیز ہوتی تو پھر سب کو بیماری لگنی چاہیے تھی۔ حقیقت یہی ہے کہ جب تک اللہ کا اذن نہ ہو کوئی شخص نفع یا نقصان پہنچا سکتا ہے نہ ہی کوئی جراثیم یا وبا۔ پہلے مریض کو بیماری جہاں سے آئی تھی یعنی اللہ کے

صفر کا مہینہ اور بدشگونی

اذن سے، باقی لوگوں کو بھی وہیں سے آئے گی البتہ انسان احتیاط کا دامن نہ چھوڑے کیونکہ تدبیر اختیار کرنے کا حکم بھی اللہ ہی نے دیا ہے البتہ بھروسہ اور توکل صرف اللہ کی ذات پر ہو۔

اسی طرح اُلو سے بدشگونی لینے کی بھی کوئی حقیقت نہیں۔ عربوں کے ہاں اُلو ایک ایسا پرندہ تھا جس کا بولنا نحوست کی علامت تھی جب کہ مغرب میں اُلُو عظمندی کی علامت سمجھا جاتا ہے ہمارے ہاں بلی کا رونا یا بولنا منحوس سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح اہل یورپ تیرہ کے عدد کو منحوس سمجھتے ہیں۔ اسی توہم پرستی کے نتیجے میں ان کی بعض عمارتوں میں تیرہویں منزل کو تیرہ کا نمبر نہیں دیا جاتا، اس کے اثرات ہم پر بھی ہیں خصوصاً صفر کی تیرہ تاریخ کو منحوس سمجھتے ہیں اس کے برعکس چین میں خوش قسمتی کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ عدد تیرہ کا ہی ہے مگر بعض اس کو نحوست اور بعض خوش قسمتی کی علامت سمجھتے ہیں تو درست کیا ہے؟ حقیقت یہی ہے کہ یہ جبت ہیں یعنی بے حقیقت باتیں اور توہمات۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا:

لَا عَدْوَى وَلَا صَفْرَ وَلَا غَوْلَ (صحیح مسلم)

”مرض کا لگ جانا، صفر اور بھوت پریت کچھ نہیں ہیں۔“

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا عَدْوَى وَلَا هَامَّةٌ وَلَا نَوْءٌ وَلَا صَفْرَ (سنن ابی داؤد)

”کوئی بیماری متعدی نہیں، نہ اُلُو کا نکلنا کچھ ہے، نہ کسی ستارے کی کوئی تاثیر ہے اور نہ صفر کا مہینہ منحوس ہے۔“ معلوم ہوا کہ زندگی میں پیش آنے والے مختلف واقعات کو ستاروں کے اثرات سمجھنا یا ان سے نحوست لینے کی کوئی حقیقت نہیں۔ زاپچ نکلوانا، بعض تاریخوں کو منحوس سمجھنا یہ سب وہمی اور خیالی باتیں ہیں۔

حضرت زید بن خالدؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے ہمیں حدیبیہ میں صبح کی نماز پڑھائی یہ واقعہ بارش کے بعد کا ہے جو رات کو ہوئی تھی جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ

ہوئے اور فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو تمہارے رب نے کیا کہا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندوں نے اس حال میں صبح کی کہ کچھ مجھ پر ایمان لانے والے تھے اور کچھ میرے ساتھ کفر کرنے والے تھے جس نے یہ کہا کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہم پر بارش ہوئی پس وہ مجھ پر ایمان لانے والا اور ستاروں کا کفر کرنے والا ہے اور جس نے کہا کہ فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی پس وہ میرے ساتھ کفر کرنے والا ہے اور ستاروں پر ایمان لانے والا ہے۔“ (صحیح بخاری)

گویا ستاروں کو اپنی خوش قسمتی یا بد قسمتی کی علامت سمجھنا انسان کو کفر تک پہنچا سکتا ہے۔ البتہ اچھی چیزوں کو اپنے لیے خوش بختی کی علامت سمجھنے میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا عَذْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَأُلُ الصَّالِحِ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ (صحیح البخاری)
 ”کوئی مرض متعدی نہیں اور نہ بدقالی کوئی چیز ہے اور نیک فال یعنی اچھا کلمہ مجھے پسند ہے۔“

مثلاً رسول اللہ ﷺ نے صلح حدیبیہ کے موقع پر اہل مکہ کے نمائندے سہیل بن عمرو کے آنے پر فرمایا تھا: ”اب تمہارا معاملہ سہل (آسان) ہو گیا۔“ (صحیح بخاری)

سوچنے کی بات یہ ہے کہ اتنے واضح احکامات کے باوجود ہمارے معاشرے میں یہ بدشگونیاں عام کیوں ہیں تو اس کی ایک وجہ درج ذیل موضوع روایت کا لوگوں میں عام ہونا ہے۔

مَنْ بَشَّرَنِي بِخُرُوجِ الصَّفَرِ بَشَّرْتَهُ جَنَّةً

”جو شخص مجھ کو ماہ صفر گزرنے کی بشارت دے گا میں اس کو جنت کی بشارت دوں گا۔“

یہ حدیث نہیں بلکہ ایک من گھڑت بات ہے۔ چنانچہ اس مہینے میں شادی کرنے سے گریز کرنا، بچے کا عقیدہ نہ کرنا یا دیگر تقریبات نہ منانا اسلامی طرز عمل نہیں، اسی طرح تیرہ تاریخ کو گھنٹکیاں کھانے یا کھلانے کی بھی کوئی سند نہیں۔ تین سو پینسٹھ آٹے کی گولیاں تالا بوں میں بھینکنے کی بھی کوئی

حقیقت نہیں۔

ماہ صفر کے حوالے سے ایک اور انتہا یہ ہے کہ ایک طرف اس کو منحوس سمجھتے ہیں اور دوسری طرف خوش منائی جاتی ہے اور دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیماری کے بعد اس دن صحت یاب ہوئے تھے اور سیر و تفریح کے لیے نکلے تھے حالانکہ تاریخی اعتبار سے بات اس کے بالکل برعکس ہے۔

فَبَدَأَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَعَهُ الَّذِي قَبِضَهُ اللَّهُ فِيهِ (المعجم الكبير للطبرانی)

”پس رسول اللہ ﷺ کی اس بیماری کی ابتدا ہوئی جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح قبض کی۔“

اس من گھڑت بات کو بنیاد بنا کر اس مہینے کی آخری بدھ کو چھٹی کی جاتی ہے، کار و بار بند کر دیئے جاتے ہیں خصوصاً ہاتھ سے کام کرنے والے کاریگر اور مزدور لوگ چھٹی مناتے ہیں اور مٹھائی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ باقاعدہ مٹھائی بانٹی جاتی ہے اور اس دن چھٹی دینا باعثِ اجر و ثواب سمجھا جاتا ہے۔ خاص اس دن اس سوچ کے ساتھ پوری بنائی جاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحت یاب ہونے کے بعد پوری کھائی تھی۔ خواتین اس دن اچھے کپڑے پہنتی ہیں، لوگ خاص طور پر تفریح کے لیے نکلتے ہیں جبکہ اس کی دلیل نہ تو سیرت کی کتابوں میں ہے، نہ احادیثِ مبارکہ سے ملتی ہے۔ اس لحاظ سے ایک مسلمان کا عقیدہ مضبوط اور ذہن واضح ہونا چاہئے کہ خوشی اور غم، نفع اور نقصان سب اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، کوئی تکلیف نہیں آسکتی جب تک اللہ نہ چاہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ

(التوبة: 51)

”کہہ دیجئے کہ ہمیں ہرگز کوئی بھلائی یا برائی نہیں پہنچتی مگر وہ جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دی، وہی ہمارا مولا ہے“

اور ایمان والوں کو اللہ پر توکل کرنا چاہئے۔“

آپؐ نے فرمایا:

مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِنِكَ وَمَا أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبِكَ

(سنن أبی داؤد)

”جو مصیبت تم کو پہنچی وہ تم سے ٹل نہیں سکتی تھی اور جو ٹل گئی وہ تم پر آ ہی نہیں سکتی تھی۔“

یہی سوچ انسان کو ہر حال میں مطمئن رکھتی ہے کہ جو ہوا اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہو اس میں ضرور اللہ کی کوئی حکمت پوشیدہ ہے۔ اس طرح عقیدہ تو حید مزید پختہ ہوتا ہے اور انسان جان لیتا ہے کہ اصل پناہ دینے والی ذات صرف اور صرف اللہ کی ہے۔ اس طرح وہ شرک، جیسے کبیرہ گناہ سے بچا رہتا ہے۔ اسی پر کار بند رہنے کے لیے ہمیں یہ دعا سکھانی گئی جو فرض نماز کے بعد پڑھنا مسنون ہے۔

اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ

ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدِّ (صحیح مسلم)

”اے اللہ! کوئی روک نہیں سکتا جو آپ عطا کریں اور کوئی دے نہیں سکتا جس کو آپ روکنا چاہیں اور آپ کے عذاب کے مقابلے میں کسی دولت مند کو اسکی دولت فائدہ نہیں دے سکتی۔“



نظر لگنے پر

☆ جس کی نظر لگی ہو وہ وضو اور غسل کرے پھر وہ پانی مریض کو غسل کرنے کے لیے دے۔ یہ نظر لگنے کا مسنون علاج ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الْعَيْنُ حَقٌّ وَ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَإِذَا اسْتَعْسَلْتُمْ فَأَعْسِلُوا

(صحیح مسلم)

نظر لگنا حق ہے اور اگر کوئی چیز تقدیر سے آگے بڑھ سکتی تو نظر بڑھ جاتی اور جب تم سے غسل کرنے کو کہا جائے تو غسل کرو۔

☆ سورة الفاتحة اور معوذات (الإخلاص، الفلق، الناس) پڑھیں۔

(صحیح مسلم) (سنن ابی داؤد)

1. أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَ هَامَّةٍ وَ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَأَمَّةٍ (صحیح البخاری)

میں ہر شیطان اور موذی جاندار اور ہر نظر بد سے اللہ کے کامل اور پراثر کلمات کے ذریعے پناہ مانگتا ہوں۔

2. بِاسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ، اللَّهُ يَشْفِيكَ، بِاسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ (صحیح مسلم)

میں اللہ کے نام سے آپ کو جھازتا ہوں ہر اس چیز سے جو آپ کو اذیت دے اور ہر نفس اور حاسد کی نظر کے شر سے، اللہ آپ کو شفا دے، میں اللہ کے نام سے آپ کو جھازتا ہوں۔

3. بِاسْمِ اللَّهِ يُبْرِيكَ وَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَ شَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ (صحیح مسلم)

اللہ کے نام کے ساتھ وہ آپ کو صحت دے اور ہر بیماری سے شفا دے اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے اور ہر نظر (ذی) والے کے شر سے (محفوظ رکھے)۔

الهدیٰ پہلی کیشنز کی مطبوعات

- | | |
|-------------------------------------|---|
| • جب آفات آئیں | کتاب |
| • بحفلئس | • قرآن مجید، پارہ ۳۰ تا ۳۱ (اردو ترجمے کے ساتھ) |
| • نماز باجماعت کا طریقہ | • منتخب آیات قرآنیہ |
| • نماز فجر کے لیے کیسے بیدار ہوں؟ | • منتخب سورتیں |
| • جمعہ کا دن مبارک دن | • منتخب سورتیں اور آیات |
| • نماز استسقاء | • تعلیم القرآن القراءۃ والکتابۃ |
| • درود و سلام۔۔۔ الصلاۃ علی النبی ﷺ | • قرآن کریم اور اس کے چند مباحث |
| • غسل میت اور کنن پہنانا | • حدیث رسول ﷺ ایک تعارف ایک تجزیہ |
| • اظہار محبت کیسے؟ | • حفاظت حدیث کیوں اور کیسے؟ |
| • ان حالات میں کیا کریں؟ | • قال رسول اللہ ﷺ |
| دعائیں | • رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا |
| • قرآنی اور مسنون دعائیں | • صدقہ و خیرات |
| • وایاک نستعین | • حسن اخلاق |
| • نبی اکرم ﷺ کے صبح و شام کے اوراد | • فتنوں کے دور میں کیا کرنا چاہیے؟ |
| • نماز کے بعد کے مسنون اذکار | • محمد رسول اللہ ﷺ معمولات اور معاملات |
| • نماز تہجد کے لیے دعائے استسقاء | • عربی گرامر |
| • حصول علم کی دعائیں | • اسلامی عقائد |
| • فہم قرآن میں مددگار دعائیں | • فقہ اسلامی ایک تعارف ایک تجزیہ |
| • آیات شفا | • میراجینا میرا مرنا |
| • مقبول دعائیں | • آخری سفر کی تیاری |
| • سفر کی دعائیں | • بیوگی کا سفر |
| • دعائے استخارہ | • ابو بکر صدیق |
| • صالح اولاد کے لیے دعائیں | • والدین ہماری جنت |
| • نظر بد اور تکلیف کی دعائیں | • حصول علم اور خواتین |

قرآن سب کے لیے ہر ہاتھ میں ہر دل میں

تعلیم، سماجی امور اور نشر و اشاعت کے میدان میں سرگرم عمل الہدیٰ انٹرنیشنل ہر طبقہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کے لیے مندرجہ ذیل کورسز پیش کرتا ہے۔

ڈپلومہ کورسز

- ✽ تعلیم الاسلام خواتین اور لڑکیوں کے لیے ایک اور ڈیڑھ سالہ کورس
- ✽ تعلیم القرآن خواتین اور لڑکیوں کے لیے اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں ایک اور ڈیڑھ سالہ کورس
- ✽ علم الکتاب اسکول و کالج کی طالبات اور ورکنگ ویمن کے لیے شام میں کورس
- ✽ نور القرآن گھریلو خواتین کے لیے ہفتہ میں کم دورانیکہ کورس

پوسٹ ڈپلومہ کورسز

- ✽ تعلیم الحدیث کورس قرآن مجید اور احادیث نبویؐ کے علم میں مزید پختگی اور غور و فکر کے لیے تین سے چار ماہ دورانیکہ کورس

سرٹیفکیٹ کورسز

- ✽ تفہیم دین کم پڑھی لکھی خواتین کے لیے پروگرام
- ✽ صوت القرآن ہر گھر مرکز قرآن ہومی سوچ کے تحت گلی خانوں میں چھوٹی چھوٹی صوت القرآن کلاسز کا قیام
- ✽ خط و کتابت

✽ تعلیم القرآن خط و کتابت کے ذریعے گھر بیٹھے قرآن کا ترجمہ تفسیر پروگرام

✽ تعلیم الحدیث صحیح بخاری اور ریاض الصالحین کے ابواب پڑھنی پروگرام

آن لائن کورسز

- ✽ تعلیم القرآن ڈپلومہ کورس (اردو)
- ✽ تعلیم القرآن ڈپلومہ کورس (انگلش)
- ✽ حدیث کورس (صحیح بخاری)
- ✽ دواے شافی
- ✽ اسلام ایک تعارف
- ✽ مزید تفصیلات کے لیے ملاحظہ کریں ویب سائٹ



حضرت زید بن خالدؓ سے روایت ہے:

آپؐ نے ہمیں حدیبیہ میں صبح کی نماز پڑھائی یہ واقعہ بارش کے بعد کا ہے

جو رات کو ہوئی تھی جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

”کیا تم جانتے ہو تمہارے رب نے کیا کہا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ

بہتر جانتے ہیں، آپؐ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندوں نے اس حال میں صبح کی کہ

کچھ مجھ پر ایمان لانے والے تھے اور کچھ میرے ساتھ کفر کرنے والے تھے جس نے یہ کہا کہ اللہ

کے فضل اور اس کی رحمت سے ہم پر بارش ہوئی پس وہ مجھ پر ایمان لانے والا اور ستاروں کا کفر

کرنے والا ہے اور جس نے کہا کہ فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی پس

وہ میرے ساتھ کفر کرنے والا ہے اور ستاروں پر ایمان لانے والا ہے۔“

(صحیح بخاری)



پبلی کیشنز

AL-HUDA PUBLICATIONS



06010068